السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صلاۃ التسبیح کی روایات کے بارے میں البانی نے بہت لمبی چوڑی بحث کی ہے اور بہت مشکل سے 'حسن' کے درجہ میں لائے ہیں۔ جب کہ آپ نے 'ہدیہ المسلمین' کتاب (ص71) میں بغیر کسی تفصیل کے صحیح قرار دیا ہے (تفصیل چاہیے۔ (حبیب اللہ، شاہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صلوۃ التسبیح کے سلسلے میں درج ذیل احادیث بلحاظ سند مضبوط ہیں:

1) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ یہ روایت سنن ابی داوٗد (1297) اور ابن ماجہ (1387) میں موجود ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

اور اسے ابو بکر الاجری وغیرہ نے صحیح کہا ہے۔ (الترغیب والترہیب 1/4671)

حکم بن ابان کی حدیث حسن کے درجے سے نہیں گرتی۔ تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے الترشیح لبیان صلوۃ التسبیح (ص28-33 مع التخریج) اور کتب الرجال

2) حدیث الانصاری رضی اللہ عنہ

یہ روایت سنن ابی داود (1299) میں موجود ہے، اس کی سند انصاری تک صحیح ہے اور انصاری سے مراد جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

(دیکھئے تہذیب الکمال (3/1666) ذالفتوحات الربانیہ (4/314) وحاشیہ الترشیح ص49

3) حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

(یہ روایت سنن ابی داود (1298) میں ہے۔ عمران بن مسلم نے عمرو بن مالک کی متابعت کر رکھی ہے۔ (النکت الظراف 6/281

(حسن لذاتہ روایت کے اگر شواہد ہوں تو وہ صحیح لغیرہ بن جاتی ہے لہذا نماز تسبیح والی روایت صحیح ہے۔ والحمد للہ (شہادت جنوری 2003

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ431

محدث فتویٰ